شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک

اخبار جنگ کراچی کو انٹرویو

نظام تعلیم
مدارس عربیہ
شریعت بینچ
اور
اجتہاد

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب، اکوڑہ خٹک ملک کے جانے پہچانے ان ممتاز علماء میں سے ہیں جنکا حلقۂ فیض نہ صرف پورے ملک بلکہ باہر کے ممالک تک پھیلا ہوا ہے تقسیم سے قبل آپ دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اساتذہ میں سے تھے تقسیم کے بعد آپ نے اپنے شہر اکوڑہ خٹک میں دارالعلوم حقانیہ کے نام سے دینی مدرسہ قائم کیا جو آج پاکستان کا ایک ممتاز تعلیمی ادارہ ہے۔ مولانا قیام پاکستان سے اب تک اس دارالعلوم میں دورۂ حدیث پڑھاتے رہے ہے۔ اب تک یہاں مولانا سے تین ہزار علماء باقاعدہ سند حدیث حاصل کر چکے ہیں۔ آپ ۱۹۷۰ء سے قومی اسمبلی کے رکن چلے آرہے تھے۔ پچھلے الیکشن میں بھی آپ نے اس وقت کے صوبائی وزیر اعلیٰ نصراللہ خٹک کو بھاری اکثریت سے شکست دی۔ اور جیت گئے۔ مولانا کی ممتاز تعلیمی، سماجی اور سیاسی و قومی خدمات کے اعتراف کے لئے پچھلے دنوں پشاور یونیورسٹی نے آپ کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دی، مولانا کافی عرصہ سے شوگر و امراض قلب میں مبتلا ہیں جسکی وجہ سے آنکھوں کی بینائی بھی متاثر ہو گئی ہے۔ اب جب مولانا مدظلہٗ آنکھوں کے علاج کے لئے کراچی تشریف لائے ہیں تو یہاں کے بیشمار علماء فضلاء و زعماء اور عقیدت مندوں نے ملاقات کا موقع غنیمت سمجھ لیا ہے۔ میں نے بھی اس موقع پر مناسب سمجھا کہ مولانا مدظلہٗ سے قارئین جنگ کے لئے انٹرویو لیا جائے۔ مولانا نے جناح ہسپتال میں میرے دو چار سوالات کا حسب ذیل مختصر جواب دیا۔ ضعف اور نقاہت کی وجہ سے مولانا کے لئے مزید کہنا مشکل تھا۔ اور میں نے بھی اسی پر اکتفا کرنا مناسب سمجھا۔ (محمد جمیل۔ جنگ۔ کراچی)

★

پہلا سوال موجودہ نظام تعلیم کے بارے میں تھا۔ اور یہ کہ عصری تعلیم گاہوں کو اسلامی تعلیمات سے بہرور کرنے کے لئے کیا صورت اختیار کی جائے۔ مولانا نے فرمایا:

اسلامی تعلیمات ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہیں اور اس میں کوئی نقص اور کمی نہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اب میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل و مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تمام کر دی ہے۔ **اس لئے اسلامی بنیادی**

نظریات کو تو بغیر کانٹ چھانٹ کے لیا جاتے۔ اگر قدیم علوم اور اسلامی علوم کے ماہرین اور جدید علوم کے ماہرین یکجا بیٹھ کر ایسا مجموعہ مرتب کریں جس کی وجہ سے قدیم وجدید کا بُعد و تنافر کم ہو جاتے تو بہتر ہوگا، قدیم اور جدید علوم میں بنیادی طور پر کوئی تنافر اور تضاد بھی نہیں جدید علوم انگریزی زبان میں ہیں اور قدیم اکثر عربی زبان میں۔ قدیم علوم میں منطق، فلسفہ، ریاضی، جغرافیہ، حساب، صرف و نحو اس میں شامل ہیں۔ کچھ طب اور علاج کے علوم بھی ہیں۔ ایسے علوم عصری علوم میں کچھ ترقی یافتہ شکل میں موجود ہیں نئی تعلیم گاہوں کو قرآن و سنت، فقہ و اصول فقہ اور عربی ادب و گرامر کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ اگر کوئی کمیٹی ایسی بن جائے جو جدید و قدیم دونوں علوم کے ماہرین پر مشتمل ہو تو اس وقت دونوں علوم کے خلاصہ کو نکال کر دیکھ لیا جائے تاکہ ان میں تنافر اور تباعد نہیں رہے۔

سوال :- دینی مدارس کے نصاب میں بنیادی تبدیلی اور نئے علوم داخل نصاب کرنے کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔؟

دینی مدارس کا اولین اور بنیادی مقصد و مطمع نظر اسلام کے بنیادی اصول قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی ہے باقی علوم عربی ادب نحو و صرف بھی اس لئے پڑھائے جاتے ہیں کہ وہ علوم قرآن و سنت کے حصول کا ذریعہ ہیں اگر موجودہ جدید علوم کو بھی ان مدارس میں داخل کر دیا گیا۔ تو پھر یہ خطرہ ہے کہ ان مدارس میں اسلامی علوم کی حیثیت ثانوی ہو کر رہ جائے گی۔ جبکہ پہلے سے جدید علوم کا تمام کالجوں اور یونیورسٹیوں پر ملک میں قبضہ ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ ان دینی مدارس میں کہیں فرق نہ آجائے اور یہ خطرہ ہے کہ وہ جدید علوم کے بھی ماہر نہ ہو سکیں گے۔ اور قدیم علوم سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ دینی مدارس کی افادیت کی دلیل یہی ہے کہ اب تک یہ مدارس اسلام کی اصل شکل میں حفاظت کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور اب بھی اسلام اپنی صحیح حالت میں ان مدارس کی بدولت باقی ہے۔ اگر ان میں سرکاری عمل دخل شروع ہوا تو خطرہ ہے کہ ان میں نہ جدید علوم رہیں گے نہ قدیم اور اس کے فضلاء نہ قدیم علوم کے ماہر ہوں گے نہ جدید کے۔

سوال :- دینی مدارس میں سرکاری اور حکومتی مداخلت کے بارے میں دونوں کی رائے سامنے آرہی ہے۔ مولانا آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔؟

میری رائے میں دینی مدارس حکومتوں کی سرپرستی سے آزاد رہنے چاہئیں۔ حکومتیں کرسی بچانے کی فکر میں رہتی ہیں اور بدلتی رہتی ہیں۔ دینی مدارس کے اکثر فضلاء حق کو تختہ دار پر چڑھ کر بھی نہیں چھوڑتے۔ اگر ان مدارس میں حکومت کا عمل دخل شروع ہو گیا تو یہ مدارس حکومت کی پالیسیوں کی تابع بن کر رہ جائیں گے۔ جو نہایت مہلک ہے۔ البتہ کسی بھی حکومت کو ملک کے تمام شعبوں اور اداروں کے حساب و کتاب چیک کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ مدارس دینیہ کا حساب کتاب صاف رہے گا تو انہیں محاسبہ کا کیا ڈر ہوگا۔

سوال :- اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جو کچھ کیا اور کہا جا رہا ہے اس کے بارے میں آپ مطمئن ہیں ؟

موجودہ حکومت نے شریعت بنچوں کے قیام کا جو قدم اٹھایا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ ان بنچوں کے رکن ایسے علماء بھی ہونے چاہئیں جو اسلامیات کے ماہر، شریعت کے جزئیات وکلیات پر گہری نظر رکھتے ہوں۔ جید علماء ہوں، عربی زبان میں پورا عبور رکھتے ہوں۔

سوال :۔ مولانا اس کے لئے اجتہاد کیا جائے گا اور کیا صورت ہوگی۔؟

شریعت کے اصول وکلیات محفوظ ہیں، ہزاروں، لاکھوں مسائل وجزئیات کی بھی تخریج ہوچکی ہے۔ فقہ اسلامی کا عظیم الشان ذخیرہ ہمارے پاس ہے جو جزئی مسائل سامنے آئے ہیں ان کا انطباق ان اصولوں کے تحت ہر زمانے کے علماء کیا کرتے ہیں۔ بنیادی اصولوں کو ملحوظ ومحفوظ رکھا جائے۔ یہ انطباق ہے "تخریج ہے، اجتہاد نہیں، اجتہاد کی اہمیت آجکل کہاں؟ اب تو ہر شخص اپنے آپ کو مجتہد سے کم نہیں گردانتا۔ اگر لوگوں کے دعوؤں کو دیکھا جائے تو ایک ایک محلہ میں سو سو مجتہد نکل آئیں گے ہر شخص یہ کہے گا کہ مجھے بھی حق ہے کہ اجتہاد کروں تو ملت میں انتشار اور اختلاف ختم کرانے اور مسلمانوں میں اجتماعیت اور جمعیت برقرار رکھنے کی خاطر اجتہاد کو اہلیت کے شرائط کا پابند کرا دیا گیا ہے۔ البتہ اجمال کی تفصیل وتشریح کی جاسکتی ہے۔ موجودہ حوادث ونوازل کے نظائر فقہ اسلامی میں موجود ہیں ہر مسئلے کا مقیس علیہ (نظیر) موجود ہے یا پھر حکم ومصالح کے لحاظ سے اس سے بہتر دوسرا حکم موجود ہوگا۔ ایک حکم نہیں چل سکتا تو متبادل صورت اختیار کرلی جائے گی۔

مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے اپنی صحت کے بارے میں کہا کہ عام صحت میں قدرے افاقہ ہو رہا ہے۔ آنکھ کے آپریشن کی کامیابی کی دعا کرنی چاہئے۔ انہوں نے علاج ومعالجہ کے سلسلے میں جناح ہسپتال کی انتظامیہ اور تمام ڈاکٹروں کی گہری دلچسپی اور مخلصانہ جدوجہد پر بے حد اطمینان اور شکریہ کا اظہار کیا۔ اور ان تمام لوگوں کے لئے دعا کی جو مولانا کی عیادت کے لئے آتے رہے۔

بقیہ: نجات کا راستہ —— کوئی نیکی کریگا تو کہیں ضائع نہیں ہوگی۔ وہ اس کے سامنے آجائیگی۔ اس کو دیکھ لے گا اور ایک ذرے کے برابر اگر کوئی برائی کرے گا تو کہیں گم نہیں ہوگی وہ بھی سامنے آجائے گی۔ اس لئے آج فکر کرنی چاہئے۔ محاسبہ کرنا چاہئے، دیکھنا چاہئے۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے۔ تاکہ آخرت کی زندگی بھلی ہوسکے۔ نجات ملے، کامیابی حاصل ہو اور وہاں عذاب اور مصیبتیں برداشت نہ کرنی پڑیں۔ نہ مانو۔ نہ یقین کرو۔ اللہ کا کیا بگڑے گا اللہ کے رسولؐ کا کیا نقصان ہوگا۔ اپنا بگاڑو گے اور پھر زندگی وہ ہمیشہ ہمیشہ کی ہے۔ کون سا طریقہ اور علاج ہوگا چھٹی پانے کا۔ اس لئے آج پاگل دیوانہ بننے سے بچئے۔ اور آخرت کی فکر کو پیدا کیجئے اور جستجو کیجئے تاکہ تباہی اور مصیبت سے بچ سکیں۔